Grade – 9 Urdu
Multan Board
2019
Group 1

MCQs

(i) ہدایت کی واحد ہے۔ **(1)**

الف- ہدایتیں

ب- ہدیہ

ج- حدیں

د- ہدایت

درست جواب: د-ہدایت

(ii) بیل کی مونث ہے۔ **(1)**

الف- بیلی

ب- بلی

ج- گائے

د- بھینس

درست جواب: ج- گائے

(iii) بیوی کا مذکر ہے۔ **(1)**

الف- بیوہ

ب- میاں

ج- مرد

د- مالک

درست جواب: ب- میاں

(iv) میاں لڑکے جوان ہوتے نظر نہیں آتے ، یہ کہا تھا۔ **(1)**

الف- سودانے

ب- جرات نے

ج- غالب نے

د- مومن نے

درست جواب: الف-سودانے

(v) مرزا غالب دوستوں کی....... کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے۔ **(1)**

الف- بری باتوں سے

ب- زیادتیوں سے

ج- فرمائش سے

د- حرکتوں سے

درست جواب: ج- فرمائش سے

(vi) "آثار الصنادید" کی تحریر ہے۔ **(1)**

الف- مولانا شبلی نعمانی

ب- سرسیداحمدخان

ج- منشی پرتم چند

د- مرزا دیب

درست جواب: ب- سرسیداحمدخان

(vii یہ مصرع" اس زلف پر پھبتی شب دیجور کی سوجھی" شاعر...... کا ہے. **(1)**

الف- انشاء

ب- جرآت

ج- درد

د- میر

درست جواب: ب- جرآت

(viii) ڈپٹی نذیر احمد کی وجہ شہرت ہے. **(1)**

الف- افسانہ نگاری

ب- مرثیہ نگاری

ج- ناول نگاری

د- مضمون نگاری

درست جواب: ج- ناول نگاری

(ix) ڈرامہ "آرام و سکون" میں میاں صاحب کا نام تھا. **(1)**

الف- اشتیاق

ب- مشتاق

ج- اشفاق

د- اسحاق

درست جواب: ج- اشفاق

(x) علامہ محمد اقبال کی تصنیف "اسرار خودی" مجموعہ ہے **(1)**

الف- عربی زبان کا

ب- اردو زبان کا

ج- انگریزی زبان کا

د- فارسی زبان کا

درست جواب: د- فارسی زبان کا

(xi) تیتر پکارتے ہیں. **(1)**

الف- اللہ ہو

ب- سبحان اللہ

ج- سبحان تیری قدرت

د- یا اللہ

درست جواب: ج- سبحان تیری قدرت

(xii) بہادر شاہ ظفر کے کلیات میں...... سے زیادہ شعر ہیں. **(1)**

الف- دس ہزار

ب- بیس ہزار

ج- تیس ہزار

د- چالیس ہزار

درست جواب:ج- تیس ہزار

(xiii) سانحہ پشاور....... کو پیش آیا. **(1)**

الف- 13دسمبر 2014

ب- 14دسمبر 2014

ج- 15دسمبر 2014

د- 16دسمبر 2014

درست جواب: د- 16دسمبر 2014

(xiv) "شکایت" کی جمع ہے. **(1)**

الف- شکایتیں

ب- شکایتوں

ج- شکوہ

د- شکایات

درست جواب: د- شکایات

(xv) " محبت" کا متفاد ہے. **(1)**

الف- الفت

ب- نفرت

ج- پیار

د- دشمنی

درست جواب: ب- نفرت

سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل اشعار کی تشریح کیجئے-)تین حصہ نظم اور دو حصہ غزل سے10

i) محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم

کچھ کہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتشؔ

تشریح:-

برہمن ہندوں کی سے سب سے اونچی ذات ہے جو کہ بت پرست ہیں - انسان جس چیز کی عبادت کرتا ہے اس کے بارے میں چاہتا ہے کے اسکے زیادہ سے زیادہ قریب رہے - اپنی بات اس سے کہہ سکے اور اسکے خیالات جان سکے - یہاں شاعر اسی حوالے سے برہمن کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ اسے اپنے آقاؤوں سے بات کرنے کی حسرت ہی دینی کیوں کی اللہ نے بتوں کو قوت گویا ئی نہیں دی اگر قوت گویائی دی ہوتی تو برہمن اپنے بتوں کے خیالات جان سکتے - اسی طرح شاعر کا محبوب بھی اس پر نظر کرم کرنے سےدریغ کرتا ہے - شاعر نے تو اپنے دل کی بات کا اظہار کیا لیکن اسکے محبوب کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا جیسے بت ہو

ii) جو بے داغ لالہ جو بے خار گل ہے

وہ تو ہے وہ تو ہے وہ تو ہے وہ تو ہے

شاعر کا نام: امیر مینائی

نظم کا نام : نعت

تشریح:-

امیر مینائی کا شمار اپنے عہد کے قادرالکلام شاعروں میں ہوتا ہے انہوں نے تمام اصناف میں شاعری کی غزل اور نعت کی طرف زیادہ رجحان رہا آپ کی شعری زبان و بیان کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے نعت جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جاتی ہے تو وہ عقیدت کے پھول بکھیرتے ہوئے یہ بتانا چاہ رہے ہیں جو بے داغ لالہ ہے جو بے خار گل ہے یعنی کہ آپ صل وسلم کی ذات میں کوئی داغ نہیں ہے جو بے داغ ہے یعنی ان کی شخصیت مکمل ہے ان سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچی اور نہ ہی ان کے اندر کوئی خامی ہے شاعر ان کی شان میں تعریف کرتے ہوۓ یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپ فخر موجود ت ہیں اور بوجہ تخلیق کائنات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں اور آپ کی ذاتِ مبارک ہمارے لئے کامل نمونہ ہے آپ کی ذات ایک مکمل شخصیت ہے اور آپ کے اندر نہ تو کوئی خرابی ہے اور نہ ہی کوئی خامی ہے آپ ایک مکمل نمونہ ہیں جن کی اطاعت کے بغیر ہمارا ایمان بھی مکمل نہیں ہوتا

iii) پڑتے ہیں پانی ہر جا، جل تھل بنا رہے ہیں

گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

حوالہ متن

نظم کا نام: برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبرآبادی

تشریح:-

ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے- بارش کے اس موسم میں چلنے والی ہوا کی وجہ سے ہر طرف سبزہ لہلہا رہا ہے- درختوں کی شاخیں اور پتے جھوم رہے ہیں- ایک رونق سی ہے جو باغوں اور کھیتوں میں آگئی ہے- پتوں اور گھاس پر پڑے بارش کے قطرے موتی لگ رہے ہیں اور خوب چمک رہے ہیں

iv) شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ

ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

حوالِہ متن

نظم کا نام :پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

شاعر کا نام :علامہ اقبال

تشریح:-

تو کٹی ہوئی شاخ سے سبق سیکھ کے تو ابھی تک زمانے کے دستور سے ناواقف ہے- ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں کہ اے مسلمان فصل خزاں میں ٹوٹنے والی اس سے سبق حاصل کر لےکہ تے تو آج بھی زمانے کے دستور سے آگاہ نہیں ہیں- یعنی مسلمان اس دورِ غلامی میں بھی غلام کا غلام ہی ہے اپنی خودی کو پہچان لو اور اپنا تعلق اللہ کی رسی سے مضبوطی سے جوڑ لو ورنہ بکھر کے رہ جاؤ گے -ابھی وقت ہے سنبھل جاؤ ورنہ پھر بہت دیر ہو جائے گی

i) بار بار اُس کے در پہ جاتا ہوں

حالت اب اضطراب کی سی ہے

شاعر کا نام: میر تقی میر

تشریح:-

شاعر کہتا ہے کہ میں اپنے دل کا حال کہنے کے لئے اپنے محبوب کے دروازے پر جاتا ہوں کیوں کہ میں اس سے اپنے دل کی حالت بیان کرنا چاہتا ہوں مگر شرم میرے مانع ہے۔ میں کچھ کہے بغیر واپس آ جاتا ہوں ۔واپس آکر میرا دل اور زیادہ بے چینی اور بے قراری کا شکار ہے۔ اگر اس شعر کا حقیقی معنی لیں تو شاعر کہنا چاہ رہا ہے کہ جب میں دنیا کی پریشانیوں میں گھر جاتا ہوں تو اپنے محبوب حقیقی کے سامنے جھک جاتا ہوں

ii) برہمن کو باتوں کی حسرت رہی
خدا نے بتوں کو نہ گویا کیا

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتشؔ

تشریح:-

برہمن ہندوں کی سے سب سے اونچی ذات ہے جو کہ بت پرست ہیں - انسان جس چیز کی عبادت کرتا ہے اس کے بارے میں چاہتا ہے کے اسکے زیادہ سے زیادہ قریب رہے - اپنی بات اس سے کہہ سکے اور اسکے خیالات جان سکے - یہاں شاعر اسی حوالے سے برہمن کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ اسے اپنے آقاؤں سے بات کرنے کی حسرت ہی دینی کیوں کی اللہ نے بتوں کو قوت گویا ئی نہیں دی اگر قوت گویائی دی ہوتی تو برہمن اپنے بتوں کے خیالات جان سکتے - اسی طرح شاعر کا محبوب بھی اس پر نظر کرم کرنے سےدریع کرتا ہے - شاعر نے تو اپنے دل کی بات کا اظہار کیا لیکن اسکے محبوب کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا جیسے بت ہو

iii) میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدّعا کیا ہے

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خان غالبؔ

تشریح:-

شاعر مرزا اسد اللہ خان غالب اس شعر میں بڑی حسرت سے فرماتے ہیں میرے محبوب میں بھی قوتِ گفتار رکھتا ہوں کاش مجھ سے میرے دل کی بات جانو کے میں کیا چاہتا ہوں- میرے محبوب کاش !تم نے مجھ سے میرے دل کی بات تو جانی ہوتی- تمہار ے بغیر مجھ پر کیا بیت رہی ہے؟ تمہارے لیے اس دل میں کیا کیا جذبات، مچل رہے میں؟میں بھی بولنے کی قوت رکھتا ہوں- میں اپنے دل کی کیفیات تجھ پر عیاں کرنا چاہتا ہوں- کیا بہتر ہوتا کہ غیروں سے تم میرا حال دریافت کرنے کے بجائے خود مجھ سے میری کہانی میری زبان سے سن لیتے- شاعر اپنے محبوب کے بارے میں یہ گمان دل میں رکھتا ہے کہ وہ اِدھر اُدھر کے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھتا رہتا ہے- جب کہ شاعر چاہتا ہے کہ وہ خود اس سے بات کرے دوسرے سے پوچھنے کی بجائے خود اس سے پوچھ لیا ہوتا- میرے منہ میں بھی زبان ہے، میں بھی جواب دے سکتا ہوں

سوال نمبر 3: نثر پاروں کی تشریح کیجیے- سبق عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی بھی لکھیے- **10**

الف(مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے ۔وہ ہر شخص سے جو اُن سے ملنے جاتا تھا ،بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ان سے ملتا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا ۔دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے۔ اور انکی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے

حوالہ متن

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا نام: مرزا غالب کے عادات و خصائل

الفاظ	معنی
وسیع	بہت زیادہ
کشادہ پیشانی	کھلے دل سے
اشتیاق	شوق
باغ باغ ہونا	خوش ہونا

تشریح:-

مرزا غالب بہت اعلی اخلاق کے مالک تھے۔ آپ ہر ایک کے ساتھ بہت کھلے دل سے ملتے تھے ۔جو کوئی بھی شخص ایک دفعہ ان سے ملتا تھا۔ اُسے ہمیشہ ملنے کا شوق رہتا تھا ۔مرزا دوستوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے ۔ان کی خوشی میں خوش ہوتے تھے ۔ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہو جاتے تھے ۔یہی وجہ تھی کہ نہ صرف دہلی میں بلکہ پورے ہندوستان میں ان کے بے شمار دوست احباب تھے۔ جو مختلف مذاہب اور قومیت سے تعلق رکھتے تھے ۔انہوں نے جو خطوط اپنے دوستوں کو لکھے ہیں ۔ان سے محبت وہمدردی اور اپنائیت ہوتی ہے ۔وہ اپنے دوستوں کےسچے ہمدرد اور خیر خواہ تھے ۔بہت محبت اور خلوص سے ملتے تھے ۔سب سے یہی خوبی اُن کی اُنکو بہت نمایاں کرتی تھی

ب(عام طور پر بلبل کو آہ زاری کی دعوت دی جاتی ہے اور رو نے پیٹنے کے لیے اُکسایا جاتا ہے ۔بُلبل کو ایسی باتیں بالکل پسند نہیں- ویسے بلبل ہونا کافی مضحکہ خیز ہوتا ہو گا- بل بل اور گلاب کے پھول کی افواہ کسی شاعر نے اڑائی تھی جس نے رات گئے گلاب کی ٹہنی پہ بلبل کو نالہ شیون کرتے دیکھا تھا

سبق کا نام: ملکی پرندے اور دوسرے جانور

مصنف کا نام: شفیق الرحمٰن

الفاظ کے معنی	
آہ زاری	رونا /فریاد کرنا
اُکسایا	بڑھاوا دینا
مضحکہ خیز	مزاحیہ
نالہ شیون	شکوہ کرنا

تشریح:-

اس دیئے گئے پیراگراف میں مصنف بلبل کا ذکر کرتے ہوئے کہ بلبل ایک روایتی پرندہ ہے- جو ہر جگہ موجود ہے- ہمارے شعراء نے نہ بلبل دیکھی ، نہ اسے سُنا اور بغیر دیکھے ہی ادب میں اس کا ذکر کر لیا- عام طور پر بلبل آہ زاری کی دعوت دی جاتی ہے -پروں کے بغیر یہ برائے نام بلبل رہ جاتی ہے- بلبل بہت سے موسیقاروں سے بہتر ہے-بے سُرے راگ نہیں الاپتی- بلکل نقل مکانی نہیں کرتی کیونکہ یہ پہلے ہی ہر جگہ موجود ہوتی ہے

سوال نمبر 4: کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے- 10

i) دوستوں کو دیکھ کر غالب کی کیا حالت ہوتی تھی؟

جواب:

مرزا صاحب دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے

ii) سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا ؟

جواب:

سلیم اپنے بھائی کے ساتھ اس لئے مدرسے نہیں جاتا تھا کہ اس کا بھائی امتحان کی تیاری کے لئے صبح سویرے اٹھ کر اپنے ہم جماعت کے پاس چلا جاتا تھا

iii) الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا ؟

جواب:

الگو چودھری نے فیصلہ سنایا کہ زیادتی سراسر شیخ چمن کی ہے کھیتوں سے معقول نفع ہوتا ہے تمہیں چاہئے کہ خالہ جان کو ماہوار گزارےکا بندوبست کر دو

iv) نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے کیوں کیں ؟

جواب:

نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے اس لیے کیں کیونکہ اسے پیسوں کی سخت ضرورت تھی

v) مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی کیوں آتی ہے؟

جواب:

مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی اس لیے آتی ہے کہ امتحان کی دو ہی صورتیں ہیں. پاس یا فیل. اس سال کامیاب نہ ہوئے تو آئندہ سال ہو جائیں گے

vi) طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں ؟

جواب:

طوطی و بلبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں

vii) علامہ محمد اقبال کی کوئی سی دو کتابوں کے نام لکھیں

جواب:

بانگ درا اور ضرب کلیم

viii) برہمن کو کس بات کی حسرت رہی ؟

جواب:

برہمن کو اس بات کی حسرت رہی کہ بت اُن سے باتیں کریں

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں- 5

پنچایت

امتحان

پنچایت

یہ منشی پریم چند کے نمائندہ افسانوں میں سے ایک افسانہ ہے- اس میں دیہات میں بسنے والے کسانوں اور مزدوروں کے کردار کے ذریعے انصاف اور سچائی کا درس دیا ہے- اس کے علاوہ پنچایت کی اہمیت کو بھی واضح کیا ہے-
جمن شیخ اور الگو چودھری میں بہت یارا نہ تھا- ایک دوسرے پر کامل بھروسہ تھا- دونوں کی دوستی کی وجہ کھیتی باڑی اور لین دین میں شراکت تھا- یہ اعتماد اس قدر پروان چڑھ چکا تھا کہ جب جمن فریضہ حج ادا کرنے کے لئے گئے تو اپنے گھر کے انتظامات الگو کے سپرد کر گئے تھے

منشی چند لکھتے ہیں کہ شیخ جمن کی ایک بوڑھی بیوہ خالہ تھیں- جو بے اولادی تھی اور تھوڑی سی ملکیت کی مالک تھی- شیخ جمن اور اس کی بیوی نے اپنی خالہ کی خوب خاطر تواضع کرکے ملکیت اپنے نام منتقل کرا لی- اس کے بعد بوڑھی خالہ کی نوبت یہاں تک آگئی کہ وہ لقمے لقمے کو ترسنے لگی- جب بوڑھی خالہ جان نے جمن سے ماہوار خرچ کا مطالبہ کردیا-شیخ جمن نے جب اِسے مر جانے کا طعنہ دیا تو بڑھیا نے پنچایت اکٹھی کردی

الگو چودھری جو کہ جمن کے بچپن کے گہرے دوست اور ہم جماعت تھے- اِس پنچایت کے سرپنچ منتخب ہوئے شیخ جمن کو ناز تھا کہ فیصلہ اس کے حق میں ہوگا مگر جب الگو چوہدری منصف کی کرسی پر بیٹھا تو اس نے دوستی نبھانے کی بجائے حق و انصاف کی بات کی اور فیصلہ بڑھیا کے حق میں سنادیا- جمن کے دل میں انتقام کی خواہش جنم لینے لگی -اتفاق سے بہت جلد انتقام کا موقع بھی مل گیا

الگو چودھری نے میلے سے بیلوں کا ایک جوڑا خریدا- پنچایت کے ایک ماہ بعد ایک بیل مر گیا- دوسرا بیل اس نے سمجھو کو ایک مہینے کے اُدھار پر دے دیا- سمجھو نے بیل کے چارے اور پانی کی پرواہ کیے بغیر اُس سے اتنا کام لیا کہ ایک ماہ میں اس کا کچومر نکال دیا حتٰی کہ بیل مرگیا- الگو چودھری نے بیل کی رقم کا مطالبہ کیا تو سمجھو حیلے بہانے اور ٹال مٹول کرنے لگا- کچھ ماہ بعد دوبارہ پنچایت بیٹھی تو اس وقت معاملے پہلے معاملے کے برعکس تھا- اب منصف جمن اور مدعی الگو چودھری تھا- دونوں کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہوچکی تھی- الگو چودھری کو اندیشہ تھا کہ پنچایت کی آڑ میں جمن شیخ اپنی دشمنی کی کسر لگائے گا چونکہ الگو چودھری حق پر تھا اس لئے جمن شیخ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا- یوں دونوں دوست پھر سے ایک ہو گئے

امتحان

مصنف کا کہنا ہے کہ لوگ کی امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں لیکن مجھے ان کے گھبرانے پر ہنسی آتی ہے- آخر امتحان ایسا کیا ہوتا ہے؟ دو ہی صورتیں فیل یا پاس- اس سال کامیاب نہ ہوئے آئندہ سال سہی میرے چین میرے سنے کہ دوسال میں لاء کلاس کا کورس پورا کیا مگر کس طرح ؟شام کو یاروں کے ساتھ ٹہلنے نکلتا- واپسی کے وقت لاء کلاس میں بھی جھانک آتا،منشی صاحب دوست تھے- حا ضری کی تکمیل میں کچھ دشواری نہ تھی بعض اوقات والد اور والدہ کہتے بھی تھے اتنی محنت نہ کیا کرو لیکن میں زمانے کی ترقی کا نقشہ کھینچ کر ان کا دل خوش کر دیتا تھا- قصہ مختصر درخواست شرکت دی گئی اور منظور ہو گئی - پھر ایک دن وہ آیا کہ ہم ٹکٹ لیے ہوئے مقامِ امتحان پر پہنچیں ہی گے- دو وجہ سے کامیابی کی امید تھی اول تو امداد غیبی دوسرے پرچوں کی الٹ پھیر- پرچہ پڑھنے کے بعد جیسا میرے چہرے پر اطمینان تھا- شاید ہی کسی کے چہرے پر ہوگا

جب معلوم ہوا کہ اصول قانون کا پرچہ ہے دل کھل گیا- میں نے بھی قلم اٹھا کر لکھنا شروع کردیا کیونکہ اصول قانون کے لئے کسی کتاب کو پڑھنے کی ضرورت تو ہے ہی نہیں

اس مضمون پر ہر شخص کو رائے دینے کا حق حاصل ہے-امتحان ختم ہوا اور امید نمبر ایک دو کا خون ہو گیا- والد صاحب زبردست سفارش لے کر ایک صاحب کے یہاں پہنچے- وہ بہت ہنسے دوسرے لوگوں سے جو سلام کو حاضر ہوئے تھے- فرمانے لگے یہ عجیب درخواست ہے اِن کا بیٹا امتحان دے اور کوشش میں کروں بندے خدا اپنے لڑکے سے کہو کہ وہ خود کوشش کرے -کچھ عرصے بعد نتیجہ بھی شائع ہو گیا

میں کم ترین جملہ مضامین میں بذریعہ اعلٰی فیل ہوا- والد صاحب نے میری اشک شوئی کی اور فرمایا بیٹا گھبرانے "کی بات نہیں- اس سال نہیں تو آئندہ سال سہی- آخر کہاں تک بے ایمانی ہو گی- "سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا ایک سال کی فرصت مل تو گی

سوال نمبر 6: نظم "برسات کی بہاریں " کا خلاصہ یا مرکزی خیال تحریر کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیےَ- 5

مرکزی خیال:-

اس نظم میں نظیر اکبر آبادی نے برسات کی بہاریں بڑے ہی احسن انداز سے بیان کی ہیں ۔ برسات میں سبزوں کی لہلاہٹ،بوندوں کی جھمجھماہٹ،بادلوں کی مستیا،بارشوں کی جھڑیاں، پانی کی جل تھل، باغوں میں ہل چل، بھیگتے آنگن ،سرسبز چمن ،کالی گھٹائیں ،ٹھنڈی ہوائیں چہچہاتے پرندے سب مل کر بہت اچھا سماں پیش کرتے ہیں۔انسان تو انسان چرند پرند ہر چیز اس موسم کا خوشگوار اثر لیتی ہے اور اللہ کی پاکی اور بڑائی کا بیان کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں

اس نظم میں شاعر نظیر اکبر آبادی بیان کرتے ہیں کہ موسمِ برسات کا موسم کیا اچھا موسم ہے کہ اس میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ شاعر فرماتے ہیں کہ برسات کی وجہ سے باغات میں بہار آ گئی ہے۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے قطرے درختوں کے پتوں پر جم جانے سے موتی لگنے لگے ہیں ۔بادل مست ہو کر ہوا کے اوپر گھوم رہے ہیں۔ لگاتار بارش کی وجہ سے بادل دھومیں مچا رہے ہیں ۔ہر جگہ جل تھل حے۔باغات بھی رہے ہیں اور سبز ے نہا رہے ہیں۔ بارش کی وجہ سے ہر جگہ سبزہ یوں لگتا ہے جیسے سبز چادر بچھی ہو۔ نیچے دیکھوں تو سبزہ اوپر دیکھو تو بادلوں کا کالا رنگ اور دھوپ کے سامنے سے گزرتے ہوئے بادلوں میں کبھی سرخی اور کبھی سفیدی چھلکتی ہے۔ اور یہ منظر بہت بھلا لگتا ہے جس سے انسان تو انسان ماہ و ماہی بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں ۔شاعرفرماتے ہیں کہ اے ربِ کائنات یہ سب تیری قدرت کے نظارے ہیں تیرے سوا کوئی ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ تو ہی گل وگلزار کو خوبصورتی اور نگینی بخشتا ہے۔ انسانوں کی مستی اور دل قریبی تو ایک طرف برسات کے حسین سے لطف اٹھاتے ہوئے تیتر بھی حمد الہی میں مصروف ہوگئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان چرند پرند نے نہال ہیں اور قدرت کی عنایات کو دیکھ دیکھ کر ثنا ءخوانی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف، برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے

سوال نمبر 7: پوسٹ ماسٹرصاحب کے نام ڈاکیّے کی شکایت کے بارے میں درخواست لکھیّے

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب شیخوپورہ

جناب عالٰی !

گزارش ہے کہ ہمارے محلے میں ڈاک کی تقسیم کا نظام نہایت ناقص ہے- ڈاکیا کئ کئی دن تک آتا ہی نہیں اور ہمارے ضروری خطوط وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے نقصان کا موجب بنتے ہیں- لہذا یا تو ڈاکیے کی سرزنش کی جائے یا کوئی نیا ڈاکیا متعین کیا جائے جو روز کے روز ڈاک تقسیم کردیا کرے- آپ سے درخواست ہے کہ اس کو زیر توجہ لائیں-

مورخہ ۱۷ دسمبر ۲۰۱۶ العارض

ی،ے

یا

اپنے بڑے بھائی کے نام خط لکھئے جس میں انہیں اپنی خیریت کے بارے میں اطلاع دینے کی یادہانی ہو

کمرہ امتحان

ا،ب،شہر

۲۰ فروری ۲۰۱۷ء

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم!

میں خیریت سے ہوں امید ہے آپ بھی بفضل اللہ خریت سے ہوں گے اور گھر میں سب کیسے ہیں امی ابو بہن بھائی ساری ٹھیک ٹھاک ہیں

آپ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں نے اپنی اطلاع نہیں دی تو میں آپ کو یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں نے اپنی خیریت کا خط آپ کو لکھا تھا اب ہو سکتا ہے کہ آپ کو یاد آجائے اور اس کے ساتھ ساتھ میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے کبھی کبھی ہوسٹل کا کھانا کھانے سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے مگر اب بہتر ہے انشاللہ چھٹیوں میں میں گھر کا چکر لگاؤں گا امی ابو کو میرا سلام گڑیا اور بیلو کوپیار

اللہ حافظ

آپ کا چھوٹا بھائی

اب ج

سوال نمبر 7: نا اتفاقی کا انجام کے عنوان پر کہانی لکھیے۔ **5**

ایک جنگل میں دو بیل پیار و محبت سے رہتے تھے۔ جنگل کے تمام جانور اُن سے ڈرتے تھے ۔اگر کوئی دشمن اُن پر حملہ کرتا تو یہ دونوں مل کر اسے مار بھگا تے ہیں۔ ایک دفعہ شیر نے ہمت کر کے ان پر حملہ کردیا مگر دونوں نے مل کر شیر کا مقابلہ کیا اور شیر کو دُم دبا کر بھاگنا پڑا ۔ان دونوں کی دوستی ان کا اتفاق لومڑی کو ایک آنکھ نہ بھایا لومڑی اپنی چالو میں مشہور ہے ۔اس لئے دونوں بیلو ں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکایا اور ان میں پھوٹ ڈال دیں ان دونوں میں تلخی اس قدر بڑھی ہے۔اِن دونوں نے اپنا راستہ الگ الگ کرلیا ایک بیل جنگل کے کونے میں جابسا جب کہ دوسرے نے دوسرے کونے میں اپنی دنیا بسالی بیلوں کی نااتفاقی کی خبر شیر کو بھی ہو گی اس نے موقع پاکر ایک بیل پر حملہ کردیا اور اُسے مار ڈالا اُس نے اس بیل کا گوشت مزے لے لے کر کھایا پھر اگلے دن ہی وہ دوسرے بیل کی تلاش میں نکلا اور اسے جنگل کے دوسرے کونے میں جالیاشیر نے جست لگا کر بیل کی گردن اپنے پنجوں میں جکڑلی اور ایک ہی جھٹکے سے اسے توڑ دیا ۔اور مزے سے اس کے گوشت سے بھی اپنی بھوک مٹائی.

یوں دونوں بیل نا اتفاقی کی وجہ سے عبرت ناک انجام کو پہنچے

واقعی یہ سچ ہے کہ

نہ اتفاقی موت کی را ہ ہے

نتیجہ:-

نا اتفاقی کا انجام تباہی وبربادی ہوتا ہے. اتفاق میں ہی برکت ہے

یا

مریض اور ڈاکٹر کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے **5**

مریض: حکیم صاحب !السلام علیکم

ڈاکٹر: وعلیکم السلام !تشریف رکھیے

مریض: حکیم صاحب !تشریف رکھنا ہیں تو مشکل ہے

ڈاکٹر: کیوں بھئی ایسی کیا تکلیف ہو گئی ہے

مریض: رات بھر سو نہیں سکا بےسکونی رہی۔ ملیریا کی شکایت لگتی ہے

ڈاکٹر: ملیریا کیسے ہوگیا؟

مریض: حکیم صاحب ہمارے علاقے میں گندگی بہت ہے جس کی وجہ سے مچھر بھی بہت ہیں۔ ساری رات خون چوستے رہتے ہیں۔ ملیریا نہ ہو تو کیا ہو؟

ڈاکٹر: ہاں بھئی بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن مچھروں سے بچاؤ کی تجاویز تو کرسکتے ہونا

مریض: حکیم صاحب !کیسے آپ ہی کوئی تجویز دیں

ڈاکٹر: سب سے پہلے تو علاقے کے ناظم کو اطلاع کرو گندگی ہٹاؤ پھر مچھر مار سپرے کروائیں۔ اور تم لوگ اپنے گھروں میں مچھر دانی کا استعمال کرو پانی کو ڈھک کر رکھو ۔ اسی طرح ہی تم اس بیماری سے خود کو بچا سکتے ہو

مریض: جی بہتر حکیم صاحب آپ کے مشورے پر عمل کروں گا

ڈاکٹر: اب میں تمہیں ادویات دیتا ہوں انہیں باقاعدگی سے لیتے رہنا انشاءاللہ بہتر ہو جاؤ گے

مریض: شکریہ حکیم صاحب، اب اجازت چاہتا ہوں

ڈاکٹر: اللہ حافظ

مریض: اللہ حافظ

سوال نمبر 9: جملوں کی درستی کیجیے- 5

i) میں ہر دن مدرسہ جاتا ہوں

میں ہر روز مدرسے جاتا ہوں

ii) لڑکیوں نے کہا ہم آتی ہیں

"لڑکیوں نے کہا "ہم آتی ہیں

iii) ریوڑ جنگل میں چل رہے ہیں

.ریوڑجنگل میں چر رہا ہے

iv) وارے پیارے ہونا

وارے نیارے ہونا

v) پاک رہو صاف رہو

پاک رہو بے باک رہو

یا

درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کریں

i) ....صورت نہ شکل

صورت نہ شکل بھاڑ سے نکل

ii) .....باسی کڑی میں

باسی کڑی میں ابال آیا

iii) ......بوڑھی گھوڑی

بوڑھی گھوڑی لال لگام

iv) ......رات گئی

رات گئی بات گئی

v) فقیر کی صورت--------

فقیر کی صورت سوال ہے

Grade – 9 Urdu
Multan Board
2019
Group 2

MCQs

(i) ہجرت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بہت سی جمع تھیں (1)

الف- تلواریں
ب- امانتیں
ج- کھجوریں
د- نعمتیں

درست جواب: ب- امانتیں

(ii) مرزا غالب کے نہایت وسیع تھے۔ (1)

الف- اخلاق
ب- افکار
ج- خصائل
د- کردار

درست جواب: الف- اخلاق

(iii) روٹی پیدا کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ (1)

الف- آرام
ب- محنت
ج- سفارش
د- خوشامد

درست جواب: ب- محنت

(iv) میر اور مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے..... کے مرید تھے۔ (1)

الف- خواجہ میر درد
ب- مرزا غالب
ج- ابراہیم ذوق
د- خواجہ باسط

درست جواب: د- خواجہ باسط

(v) سلیم کو...... نے آکر جگایا۔ (1)

الف- نصوح
ب- بیدارا
ج- ماں
د- حضرت بی

درست جواب: ب- بیدارا

(vi) "آرام و سکون" کے مصنف ہیں. **(1)**

الف- پریم چند

ب- سید امتیاز علی تاج

ج- مولوی نذیراحمد

د- میرزاادیب

درست جواب: ب- سید امتیاز علی تاج

vii) کاکول اکیڈمی..... میں واقع ہے. **(1)**

الف- ایبٹ آباد

ب- مظفرآباد

ج- نتھیاگلی

د- گھوڑا گلی

درست جواب: الف- ایبٹ آباد

(viii) سبق آرام سکون میں گھریلو ملازم کا نام تھا. **(1)**

الف- کلو

ب- للو

ج- بلو

د- ٹلو

درست جواب: ب- للو

(ix) "صباء" کا مطلب ہے. **(1)**

الف- شام

ب- دوپہر

ج- صبح کی ہوا

د- آدمی

درست جواب: ج- صبح کی ہوا

(x) میر تقی میر........ میں پیدا ہوئے **(1)**

الف- آگرہ

ب- دلی

ج- لکھنؤ

د- علیگڑھ

درست جواب: الف- آگرہ

(xi) نواسا کی مونث ہے. **(1)**

الف- نواسن

ب- نواس

ج- نواسی

د- نوسین

درست جواب: ج- نواسی

(xii) " شیرنی" کا مذکر ہے. **(1)**

الف- شیرانی

ب- شیر

ج- شیرا

د- شیرون

درست جواب: ب- شیر

(xiii) "فراخ" کا مترادف ہے. **(1)**

الف- لمبا

ب- کشادہ

ج- چوڑا

د- اونچا

درست جواب: ب- کشادہ

(xiv) " بدن" کی جمع ہے. **(1)**

الف- بدنوں

ب- بدان

ج- ابدان

د- بدین

درست جواب: ج- ابدان

(xv) "احکام" کا واحد ہے. **(1)**

الف- حکموں

ب- حکام

ج- حکم

د- حکیم

درست جواب: ج- حکم

-سوال نمبر 2: درج ذیل نظم و غزل اشعار کی تشریح کیجئے

تین حصہ نظم اور دو حصہ غزل سے10
i) آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام ،صبا تیرا
حوالہ متن

نظم کا نام: حمد

شاعر کا نام: خواجہ الطاف حسین حالی

تشریح:-
شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالی کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھنا انسان کے لئے ممکن نہیں کیونکہ اللہ تعالی کی ذات ایسا وجود نہیں رکھتی جو نظر آئے۔ اس کے باوجود یہ بات انسانی فطرت میں شامل ہے کہ اسے کسی چیز کو دیکھ کر جو خوشی یا یقین ہوتا ہے وہ سنی سنائی بات پہ نہیں ۔ ہر چیز اللہ تعالی کی ذات کے ایک ہونے کا اقرار کرتی ہے۔ ایک دن آئے گا جب ہر شخص اللہ تعالی کی وحدانیت پر یقین لے آئے گا

ii) تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حُرمت ، یہی آبرو ہے

نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: امیر مینائی

تشریح:-
شاعر امیرؔ مینائی اس شعر میں اپنی پہلی خواہش کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں تیرے شہر کی طرف چل پڑوں اور راستے میں چلتے چلتے مجھے موت آجائے۔ اور نہ خاک بن کر اُس راہ گزر پر بکھر جاؤں تو اس سے بڑھ کر میرے لئے عزت وتوقیر کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی ۔اس شعر کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شاعر امیر مینائی اس شعر میں بیان کرتے ہیں کہ میری تمام زندگی اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں گزرے اور خیال میری موت تک میرے ساتھ رہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور باعث شرف بات ہے

iii) سبزوں کی لہلہاہٹ ، کچھ ابر کی سیاہی
اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اورسفید کاہی

شاعر کا نام: نظِیر اکبر آبادی

نظم کا نام : برسات کی بہاریں

تشریح:-
یہ اشعار نظیر اکبرآبادی کی نظم "برسات کی بہاریں "سے لیے گئے ہیں ۔ان میں شاعر نظیر اکبرآبادی موسم برسات کا بہت عمدہ بُنا ہے ۔ور کہتے ہیں جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف پانی کی جل تھل ہوجاتی ہے۔ ویران جگہیں سرسبز وشاداب ہوجاتی ہیں ۔ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے۔ تو شاعر کہتے ہیں کہ یہ جو سبزہ کی لہلہاہٹ ہے اور کالے کالے بادل برسنے کو تیار ہیں اور کالی کالی گھٹائیں چاروں طرف رقصاں ہیں یہ سب میرے مولا کے ہی عمدہ کام ہے

iv) ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار

نظم کا نام : پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبال تشریح علامہ اقبالؔ

تشریح:-
علاّمہ اقبال امت مسلمہ کے اخوت اور بھائی چارے کے حوالے سے کہتے ہیں کہ مسلمان بھائی چارے اور باہمی -محبت سے رہیں -مگر وہ کہیں نسلی گروہ، کہیں ذات پات کی تفریق اور کہیں رنگ اور مذہبی فرقے کا امتیاز ہے علامہ کہتے ہیں کہ وہ شاخ جو درخت سے الگ ہو جاتی ہے اس ٹہنی پر زوال کی حالت طاری رہتی ہے- اس پر پھل پھول کبھی نہیں آتے ہے- اس پر ہمیشہ صردنی چھائی رہتی ہے-اقبال اس شعر میں ہمیں سبق دے رہے ہیں کہ درخت سے ٹوٹی شاخ ہمیشہ خزاں رسیدہ ہو جاتی ہے- اس طرح ملت اسلامیہ سے منسلک رہ کر ہی آپ دین کی سربلندی حاصل کرسکتے ہو دور ہوکر اپنی پہچان تک اپنی پہچان تک بھول جاؤ گے- قرآن پاک میں ہے کہ جس طرح عمارت قائم رکھنے کے لئے اینٹوں کا ربط قائم ہونا ضروری ہے- اُسی طرح مسلمان بھی عمارت کی مانند ہیں-ایک دوسرے سے اتحاد میں ہی ملتِ اسلامیہ کی بقا ہے

i) آتش غم میں دل بھنا شاید
دیر سے بُو کباب کی سی ہے
حوالہِ متن
شاعر کا نام: میر تقی میرؔ
تشریح:-
میرا دل غم کی آگ میں جل جل کر اب سڑ چّکا ہے۔ کیونکہ اس میں سےکباب کی مہک آتی ہے ۔شاعر جفا پیشہ ستمِ گیرمحبوبؔ کے مظالم کو بیان کرنے کے لیے ایک منفرد انداز اختیار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ اے میرے محبوب !تو نے مجھے بے شمار زخم لگائے ہیں ۔ہر طرح کے ظلم و ستم کیے ہیں۔ میں تو انھیں برداشت کرتا رہا لیکن میرا دل تیری جفا میں جل جل کر کباب ہو چکا ہے۔ کیونکہ اب ہمیں کباب جیسی مہک آ رہی ہے

ii) زنخداں سے آتش محبت رہی
کنواں میں مجھے دل ڈبویا کیا
شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش
تشریح :-
انسانی زندگی احساسات کا نام ہے .اور شاعر بہت حساس ترین شخص ہے۔وہ اپنے خیالات کو الفاظ کا رنگ دیتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا کمال ہے دل کی بات لبوں پر اور قلم کی نوک پر لا کر آتش کہتے ہیں کہ میری شاعری کی کھیتی ہر وقت سر سبز و شاداب رھی۔ میری شاعری ہمیشہ اچھی رہی ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا پھر بھی یہ سرسبز و شاداب ہے۔ یہ میرے لئے عطیہ خداوندی ہے۔شاعر اپنے محبوب کی تعریف میں کچھ اس طرح سے کہہ رہا ہے کہ میرے محبوب کی ٹھوڑی اتنی خوبصورت ہے کہ میں اسی میں ڈوبتا ہی جارہا ہوں اس میں میرا دل جو ہے وہ ڈوب چکا ہے عاشق کو اپنے محبوب لی اک ای ادا دیوانہ بنادی ہے

iii) ہاں بھلا کر تیرا بھلا ہو گا
اور درویش کی صدا کیا ہے
شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خان غالبؔ
تشریح:-
غالب کا یہ سادہ سا شعر اپنے اندر مصنویت اور فکر انگیزی لیے ہوئے ہیں- قدرت نے غالب کو فکر اور احساس کا جو خزینہ عطا کیا تھا- اسے انہوں نے غزل کے عطر دان میں بند کرکے گنجینہ حض کا طلسم بنادیا- بلند خیال تازگ فکر تدرت بیان فطری شوخی ظرافت اور حسن بیاں غالب کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں
شاعر کہتا ہے جب آپ کسی کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں تو اللہ تعالی آپ کے ساتھ بھی بھلا کرتا ہے یعنی ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ اچھائی کرنی چاہیے اور اچھائی کا بدلہ یقینا اچھا یہی ہوتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ایک درویش جو اللہ لوگ ہے فقیر ہے وہ یہ بات کررہا ہےدعائیں دے رہا ہے اور یقین کرو اگ بھلا کروگے تو اچھا ہی ہوگا تمہارے ساتھ .ہمیں چاہیے کہ ہم زندگی میں زیادہ سے زیادہ دوسروں کے کام آئیں اور بغیر غرض کسی کا کام کرتے ہیں تو اللہ تعالی اس کا اجر دیتا ہے تو مرزا اسد اللہ غالب ہی بتا رہے ہیں کہ جب آپ نیکی کرتے ہیں تو اس کا جواب بھی اللہ تعالی آپ کو نیکی کی صورت میں ہی دیتا ہے

سوال نمبر 3: نثر پاروں کی تشریح کیجیے- سبق عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی بھی لکھیے- 10

الف (کفار نے جب آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا- آنحضرتؐ اُن کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے، کعبے کو دیکھا اور فرمایا " :مکہ !تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے"- حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے پہلے قرارداد ہوچکی تھی- دونوں صاحب جبل ثور کے غار میں جاکر پوشیدہ ہوئے- یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلائق ہے

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانی

سبق کا نام: ہجرت نبویﷺ

:الفاظ کے معنی

محاصرہ گھرا ہوا

عزیز پیارا

پوشیدہ چھپا ہوا

بوسہ گاہ خلائق مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے

تشریح:-

یہ اقتباس نصابی کتاب میں شامل سبق ہجرت نبویﷺ کے آغاز سے لیا گیا ہے- حضور اکرمﷺ کو ہجرت مدینہ کا حکم ہو چکا تھا اور آپ ہجرت کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے

اسلام کے ابتدائ دور میں دین حق پیش کرنے کے جرم میں مسلمانو پہ کافروں نے ظلم کی انتہا کر دی تھی .تب اللہ نے مسلمانوں کو پُر امن مقام یعنی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا .اِدھر قریش نے دیکھا کہ مُسلمانوں کے اس طرح ہجرت کرجانے سے نہ صرف مسلمان مضبوط تر ہوتے جارہے ہیں- بلکہ اسلام بھی پھلتا پھُولتا جارہا ہے-

اس مسئلے کے حل کے لئے بہت سی تجاویز کفار مکہ نے پیش کیں- ایک نے کہاکا حضُور کو زنجیروں سے باندھ کر کسِی کوٹھری میں قید کردیا جائے- دوسرے کافر نے مشورہ دیا کہ انہیں ملک بدر کر دینا ہی بہت ہے .ابوجہل نے کہا کہ اِس طرح کیا جائے کہ ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی مل کر اکٹھے حضُور پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیں

ب (کوا باورچی خانے کے پاس بہت مسرور رہتا ہے- ہر لخطے کے بعد کچھ اٹھا کر کسی اور کے لیے کہیں پھینک آتا ہے اور درخت پر بیٹھ کر سوچتا ہے زندگی کتنی حسین ہے-کہیں بندوق چلے تو کوے اسے ذاتی توہین سمجھتے ہیں اور دفعتاًلاکھوں کی تعداد میں کہیں سے آ جاتے ہیں

سبق کا نام: ملکی پرندے اور دوسرے جانور

مصنف کا نام: شفیق الرّحمن

:الفاظ کے معنی

مسرور خوش

دفعتاً اکثر

تشریح:-

دیئے گئے پیراگراف میں مصنف نے بہت مزاحیہ انداز سے کوّے کے متعلق بتایا ہے اور ساتھ یہ بھی بتانے کی کوشش کی ہے کہ پرندے اور جانور کس طرح اپنی خصوصیات کی وجہ سے علامت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ کوّے کے مختلف اقسام کے بارے بارے میں کہ کوّا جو ہے وہ کالا ہی پایا گیا ہے اور شکل کے اعتبار سے خوبصورت بھی نہیں ہے- برفانی علاقوں میں کوّا سفید یا سفیدی فائل نہیں پایا جاتا بلکہ وہاں بھی کوّے کالے ہی ہوتے ہیں -کوّا باورچی خانے کے پاس رہ کر بہت خوش رہتا ہے جب بھی کوئی چیز ملی اٹھا کر لے جاتا ہے اور پھر دوبارہ آجاتا ہے- کوّا بہت تیز ہوتا ہے

وہ جانتا ہے کہ زندگی بہت مختصر ہوتی ہے- سو وہ زیادہ زیادہ دیکھنا چاہتا ہے اور اگر کبھی کوئی بندوق چلا دے

سوال نمبر 4: کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے- 10

i) حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کون تھیں؟

جواب:

حضرت اسماءؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی اور حضرت عائشہ ؓ کی بڑی ہمشیرہ تھیں

ii) دوستوں کو دیکھ کر غالب کی کیا حالت ہوتی تھی؟

جواب:

مرزا صاحب دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے

iii) سرسید کے مطابق قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے؟

جواب:

قوم کی بہتری اس طرح ممکن ہے کہ پوری قوم کام میں مشغول رہے .محنت مزدوری کرے کیونکہ محنت میں عظمت ہے

iv) بیدار نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا ؟

جواب:

بیدار نے سلیم کو جگایا اور کہا کہ صاحب زادے اٹھیے، بالا خانے پر میاں بُلاتے ہیں

v) جمن اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز کب ہوا ؟

جواب:

جمن اور الگو چودھری کی دوستی کا آغاز اُس زمانے میں ہوا جب دونوں لڑکے جمن کے والد شیخ جمعراتی کے روبروز انوائے ادب تہ کرتے تھے

vi) باد صبا گھر گھر کیا لیے پھرتی ہے ؟

جواب:

.باد صبا اللہ کی رحمت کا پیغام لے کر آتی ہے .اور اللہ کے فضل و کرم اور رحمت کی نوید لے کر ہر جگہ پہنچتی ہے یوں پوری دنیا میں رحمت کا پیغام اور توحید کی روشنی پہنچتی ہے

vii) تیتر اللہ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟

جواب:

تیتر "سبحان تیری قدرت "پکار کر اللہ کی عظمت بیان کرتے ہیں

viii) میر نےنیم باز آنکھوں کی مستی کو کیا قرار دیا ہے ؟

جواب:

میر نے نیم باز آنکھوں کو "مستی شراب کی سی "قرار دیا ہے

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں۔ **5**

کاہلی

قدر ایاز

کاہلی

اس سبق میں سرسید احمد خان نے کاہلی کے معنی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کے خیال میں کاہلی کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کام کاج سے جی چرانا کاہلی ہے،روزمرہ کے کام ،محنت سے کام نہ کرنا ،چلنے پڑھنے میں سستی کرنا کاہلی ہے بلکہ وہ اس بارے میں نہیں سوچتے کہ دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینا بہت بڑی کاہل ہے ۔ روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کے لئیے انسان کو ہرممکن محنت کرنا پڑتی ہے مگر جن لوگوں کو زندگی کی تمام سہولتیں میسر آتی ہیں وہ محنت کے بجائے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دیتے ہیں وہ جانوروں کی مانند ہو جاتے ہیں

اگر انسان عارضی ضرورتوں کا منتظر رہ کر دلی قویٰ کو بیکار کر دے تو وہ کاہل ،اور حیوان بن جاتا ہے۔ ہمارے ہم وطنوں کو قوت عقل کام میں لانے کا موقع نہیں مل رہا اس کا سبب کاہلی ہے۔ ہمیں کاہلی دور کرنے کی فکر کرنی چاہیے کیوں کہ اس کے بغیر قوم کی ترقی ممکن نہیں

کاہل افراد ہر کسی کے لئے بوجھ بن جاتے ہیں۔ معاشرے میں کاہل افراد کی وجہ سےبہت سے مسائل پیدا ہو چکے ہیں

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر ایک ایسا انسان جس کی آمدنی اور اخراجات برابر ہو اور اسے حاصل کرنے کے لئے اسے ذرا محنت نہ کرنی پڑے اور وہ اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دے تو اس میں سستی اور کاہلی جنم لینے لگتی ہے سرسید احمد خان نے اس مضمون میں کاہلی جیسی عادات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان کاہلی میں پڑھ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتا ہے

قدر ایاز

کرنیلوں کو رہائش کے اچھے خاصے سی کلاس بنگلے ملتے ہیں۔ مجھےخوش قسمتی سے ایک ایسا بنگلہ ملا جو اپنے آپ میں ایک انتخاب تھایعنی مجھے جو کرنیلوں میں امتیاز حاصل تھا۔ میرے بنگلے کو بنگلوں میں وہی معیار حاصل تھا

سلیم میاں جو ابھی ابھی میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوئے تھے۔ وہ بھی باقی کرنل زاروں کی طرح بے فکری سے دوستوں کے ساتھ بیڈمنٹن کھیلتا۔ پھر سرشام ٹی-وی کے سامنے بیٹھ جاتا۔ تھوڑی دیر بعد ہی بخش رونی شکل بنا کر آیا اور مجھے بتایا کہ سلیم میاں نے میری بہت بے عزتی کی ہے۔ میں گنوار ,جاہل اور دیہاتی بولا ہے سلیم میاں نے۔ اسی اثنا میں سلیم بھی باہر آ گیا اور میں نے خاموشی سے بنوں کی طرف میں نے خاموشی کی خاموشی سے دونوں کی طرف سے سنا .پھر سو چا یہ معاملہ ایک چائے کی پیالی میں سمو سکتی ہے۔ انہوں نے سلیم میاں کو ایک کہانی سنائی.کہ ایک لڑکا پرائمری سکول پاس کر کے شہر کے ہائی اسکول میں داخل ہوگیا۔ ان دونوں پتلون پہنا بہت کم نظر آتے تھے۔ بس پورے سکول میں ایک ہیڈ ماسٹر صاحب تھے .جو پینٹ کوٹ پہنتے تھے۔ ایک دفعہ وہ ماسٹر صاحب شکار کھیلتے ہوئےاس کے گاؤں جا نکلے انہیں کچھ نہیں سمجھ آرہی تھی کہ کیسے خدمت مدارت کریں .ان کے لئے رنگیلی چارپائی بچھائی گئی .تازہ مکی کے بھٹے بنوا کے لائے گئے .گاؤں کا نائی ماسٹر جی کے پاؤں دبانے لگاسلیم کان پر ہاتھ رکھ کر بولا شکر ہے اللہ کا ہم دیہات میں نہیں رہتے جہاں لوگ نہانے کے لئے مسجد میں جاتے ہیں مویشیوں کے ساتھ سوتے ہیں۔ اللہ اس دیہاتی زندگی سے بچائے چھوٹے چوہدری کا بتائیں وہ تو شرم سے مر جاتا اگر میں اس کی جگہ ہوتا

چوہدری جیتا رہا پھر اس نے پڑھ کر فوج جوائن کرلی۔اچھا سلیم حیرت سے ابا جان اسے بلوائیں نہ ہم نہیں ہنسیں گے اس پر میں نے بازو پھیلا دیئے سلیم حیرانی سے مجھے دیکھتا رہا پھر پھر مجھ سے لپٹ گیا سلیم اور علی بخش کی آنکھوں میں پانی تھا اور دیہاتی کے لئے محبت کی چمک تھی ایاض اپنے اصلی لباس میں بھی ایسا معبوت نظر نہیں آتا تھا

سوال نمبر 6: نظم"حمد" کا خلاصہ یا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیے۔ **5**

مرکزی خیال:

نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالی کی ذات ہر چیز کی پیدا کر نے والی ہے، تمام کارخانۂ قدرت بس اسی کی قدرت سے چل رہا ہے۔ اُس کی ذات اتنی بڑی ہے کہ انسان نہ اُس کی صحیح طرح سے تعریف کر سکتا ہے اور نہ اس کی بندگی کا حق ادا کرسکتا ہے ۔بس زیادہ سے زیادہ اس کے اختیار میں یہی ہے کہ اس کی وحدانیت کو دل سے تسلیم کرے اور اس کے احکام کو ماننے کی کوشش کرے کیونکہ اول و آخر وہی ہے۔ جو یہ راز پا جاتے ہیں کامیاب ہو جاتے ہیں

خلاصہ:

نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ دنیا میں ہمارے کام اُسی کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ اپنے بندوں کے دلوں پر بھی اُسی کا قبضہ ہے اور اِس کی نشانی یہ ہے کہ گناہ گار سے گناہگار اور نافرمان لوگ بھی اس کی حمد کرتے ہیں ۔حالات کے ہاتھوں یا اپنی فطری کمزوری کے باعث اگر وہ کسی وقت خدانخواستہ اللہ سے شکوہ کر بھی بیٹھیں تو بالآخر اُسی کی طرف لوٹ آتے ہیں ۔ اللہ کا حق سب پر مقدم ہے ۔لیکن اُس کی ذات اتنی عظیم ہے کہ اس کے بارے میں کچھ کہنا اور صحیح کہنا انسان کے بس کی بات نہیں جو اُس کو نہیں جانتے وہ تو کچھ کہہ ہی نہیں سکتے اور جو جان لیتے ہیں وہ بھی اپنے ناقص علم کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ انسان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزارے۔ جو لوگ یہ راز پا جاتے ہیں، دنیا کی شان و شوکت ان کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور وہ سادگی اور درویشن کو اپنی کُل کائنات جانتے ہوئے مطمئن اور بہتر زندگی گزار جاتے ہیں۔ اللہ تعالی کی عظمت اور وحدانیت کا پیغام ہر دل تک پہنچ کررہے گا۔ حالی نے یہ باتیں صرف شاعری کی حد تک نہیں کی ہیں بلکہ دوسروں سے ہٹ کر اپنے دل کی آواز کو منفرد انداز میں پیش کیا ہے

سوال نمبر 7: اپنے / اپنی / دوست / سہیلی کو خط لکھیے. اسے اپنی بہن کی شادی سادگی سے کرنے اور فضول رسم و رواج سے بچنے کی تلقین کیجیے. **10**

کمرہ امتحان

ا،ب،شہر

۲۰ فروری ۲۰۱۷ء

پیاری دوست!

السلام علیکم!

آج مجھے آپ کا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ اگلے ماہ آپ کی بڑی بہن کی شادی ہے اور کافی دھوم دھام سے شادی کی جا رہی ہے. موسیقی کا پروگرام بھی ہے اس کے علاوہ آتش بازی کا مظاہرہ ہوگا اور جہیز بھی دیا جا رہا ہے. یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی بہن کی شادی ہے لیکن اس سلسلے میں آپ کو اچھی بات بتانا بھی میرا فرض بنتا ہے. میرے خیال میں یہ سب چیزیں غیرضروری ، غیراسلامی اور فضول خرچی پر مبنی ہے. تعلیم کا مقصد اچھے برے کی پہچان ہے. ہمیں تمام غیر اسلامی رسومات کو ترک کردینا چاہیے اور ان رسموں پر خرچ ہونے والی رقوم فلاحی کاموں کے لئے عطیہ کریں. میرا اصول ہے کہ میں کسی ایسی تقریب میں شرکت نہیں کر سکتی جہاں فضول خرچی اور خلاف اسلام رسومات کا مظاہرہ ہو. اگر تمہاری بہن کی شادی سادگی کے ساتھ ہوتی تو میں ضرور حاضر ہوتی. امید ہے آپ میری اس صاف گوئی کو معاف کر دیں گے . اپنے والدین کو میرا سلام عرض کرنا اور بہن بھائیوں کو دعا.

والسلام

آپ کا دوست

ا - ب - ج

یا

آپ کے مالی حالات اچھے نہیں ہیں اپنے ہیڈ ماسٹر / پرنسپل کے نام فیس معافی کی درخواست لکھیے

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب شیخوپورہ

جناب عالی !

گزارش ہے کے میں غریب طالبعلم ہوں باپ کی آمدنی بہت کم ہے- ہر وقت پیٹ بھرنے کے لالے پڑے رہتے ہیں اسی وجہ سے اپنی فیس ادا نہیں کر سکتا- میرا تعلیم حاصل کرنے کا شوق مجھے مجبور کر رہا ہے کہ آپ سے مدد کی درخواست کروں لہذا ملتمس ہوں کے اسکول کی فیس معاف فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں کرم ہوگا-

مورخہ ۱۷ دسمبر ۲۰۱۶

العارض

ی،ے

سوال نمبر 8: ایک کہانی لکھیں جس کا عنوان ہو **5**

"جھوٹ کی سزا"

ایک نوجوان دریا کے کنارے اپنے بھیڑیں چرا رہا تھا- اسے عادت تھی کہ کبھی کبھی مستی میں آ کر چلاتا "!شیر آیا شیر آیا"- ڈورو اردگرد کے کھیتوں میں کام کرنے والے سنتے تو لاٹھیاں کلھاڑیاں لے کر دوڑ پڑتے مگر جب گڈریے کے پاس پہنچے تو وہاں کوئی شیر بھیڑیانہ پا کر گڈریے سے پوچھا !میاں کہاں ہے شیر ؟- گڈریا ہنس دیتا اور کہتا میں نے دل لگی کی تھی ،شیر کے لیے تو میں ہی کافی ہوں- شیر آئے تو جان سلامت نہ لے کر جائے گا- چند بار تو لوگ گڈریے کی پکار سن کر پہنچ جاتے رہے ،مگر گڈریے کی روز کی پکار سے تنگ آ گئے- اب اس کی پکار کو سب جھوٹ سمجھتے اور کوئی ادھر توجہ نہ دیتا

خدا کاکرنا کیا ہوا کہ ایک دن سچ مچ شیر آگیا- بھیڑوں کا گلہ دیکھا تو خوش ہو گیا- بڑھ کر ایک بھیڑ کے پنجہ مارا بھیڑ کی گردن ٹوٹ گئی اورمرکر ڈھیر ہوگئی- گڈریے نے شور مچایا، مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا

گڈریا لاٹھی لہراتا ہوا آگے بڑھا تو شیر نے ایک ھی جست میں اس کی گردن بھی مروڑ دی- بھیڑیں بھاگ رہی تھیں اور شیر ان کا شکار کررہا تھا- آخر سارا کا سارا گلہ شیر کا شکار بن گیا

سورج غروب ہو گیا ہر طرف اندھیرا چھا گیا نہ گڈریا آیا نہ بھیڑوں کا گلہ، گڈریے کے رشتے داروں نے رات بہت بے چینی سے گزاری- صبح ہوتی ہی ڈھونڈنے کو نکل کھڑے ہوئے- چراہ گاہ میں پہنچے تو مردہ بھیڑوں اور مرے ہوئے گڈریے کے سوا کچھ نہ تھا- گڈریے کو جھوٹ کی سزا مل چکی تھی اور بھیڑیں مفت میں جان گنوا چکی تھیں

یا

دو ہم جماعت طلبا / طالبات کے درمیان مکالمہ لکھیے

صبا: اسلام علیکم

آمنہ: و علیکم السلام

صبا: کیسی ہو خالہ جان کہاں ہے ؟

آمنہ: میں ٹھیک ہوں امی خالہ رضیہ کے ہاں گئی ہیں .آج ان کی بیٹی کا جہیز دکھانا ہے.رشتے داروں کے ساتھ ساتھ آس پڑوس کے لوگوں کو بھی مدعو کیا ہے

صبا: جہیز دکھائی کی رسم بھی کی جاتی ہے ہمارے ہاں تو ایسا کچھ نہیں

آمنہ: جی ہاں ابھی بھی بہت سے ایسے گھر ہیں جہاں بیٹی کو بے حساب جہیز دیا جاتا ہے کیونکہ سسرال والوں کو بھی خوش کرنا ہوتا ہے

صبا: پتا نہیں ہمارے معاشرے کو کیا ہوگیا ہے دینی معاملات میں بالکل ہی بے عقل ہیں

آمنہ: ٹھیک کہا تم نے ہم بس نام کے ہی مسلمان رہ گئے ہیں جہیز تو ہمارے معاشرے میں ایک ناسور کی صورت اختیار کر چکا ہے

صبا: ناسور کس طرح یہ روایت تو ہمارے پیارے نبیؑ کے دور سے چلی آ رہی ہے

آمنہ: آپ کی بات تو ٹھیک ہے مگر اس میں برا ہی وہ طریقہ کار ہے جس کو ہم آج کے دور میں اپنا رہے ہیں

صبا: اصل میں یہ روایت اپنی اس روح کو کھو چکی ہے جہیز کے نام پر اسراف اور فضول خرچی کو اپنا شیوا بنالیا ہے

آمنہ: امیر شادی بیاہ کے موقع پر بیٹیوں کے استعمال سے نوازتے ہیں کہ غریب کی بیٹی احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں.

صبا:. جہیز کے سدِباب کے لیے حکومت کو داماد کرنی چاہیے

آمنہ: حکومت کو چاہیے کہ منقطع طور پر ایک بل پاس کرے کہ جہیز کے طور پر چند ضروری ایشیا دی جا سکتی ہے

صبا: معاشرے کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اس عمل میں اہم کردار ادا کرے معاشرے کو علم ہونا چاہیے کہ سامان زندگی حصہ کچھ نہیں شریک حیات کا اچھا ہونا اہم ہے

آمنہ: دراصل ہمیں چاہیئے تو آپؐ کی سیرت پر عمل کریں اس مصیبت سے جان چھڑا سکتے ہیں

صبا: میری دعا ہے کہ اللہ ہماری قوم عقل و شعور دے

آمنہ: امین اچھا اب میں چلتی ہوں اللہ حافظ

سوال نمبر 9: جملوں کی درستی کیجیے- **5**

i) جی نے چاہا تو ضرور آؤں گا

جی چاہا تو ضرور آؤں گا

ii) میں نے فرحان دیکھا

میں نے فرحان کو دیکھا

iii) سائرہ نے عمر کے مارا

سائرہ نے عمر کو مارا

iv) عورتوں نے کہا ہم آگئی ہیں

"عورتوں نے کہا "ہم آگئی ہیں

v) سیدھے بانس بریلی کو

الٹے بانس بریلی کو

یا

سوال نمبر 9: درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کریں **5**

i) _____بلی کے بھاگوں

بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا

ii) ____آدمی کا شیطان

آدمی کا شیطان آدمی ہے

iii) _____شیخی اور

شیخی اور تین کانے

iv) ______رات گئی

رات گئی بات گئی

v) _______غریب کی جورو

غریب کی جورو سب کی بھابھی